بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

فون ۳۹۱

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۳۳/۶۸ | ۱۱ شعبان ۱۳۹۹ھ ۸ وفا ۱۳۵۸ ہش ۸ جولائی ۱۹۷۹ء | نمبر ۱۵۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

ملائکہ وہ اسباب خارجی ہیں جو ہماری روحانی اغراض کو پورا کرتے ہیں

ہماری فطرت اسبابِ خارجیہ کی مدد سے مستغنی نہیں

ارشادِ باری تعالیٰ

وَمَنْ یَّکْفُرْ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِیْدًا ۝ (النساء آیت ۱۳۷)

ترجمہ:۔ اور جو شخص اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں اور بعد میں آنے والے دن کا انکار کرے تو (سمجھ لو کہ) وہ پرلے درجہ کی گمراہی میں پڑ گیا۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا بَارِزًا لِّلنَّاسِ فَاَتَاہُ رَجُلٌ فَقَالَ مَا الْاِیْمَانُ قَالَ الْاِیْمَانُ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَبِلِقَآئِہٖ وَرُسُلِہٖ وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ ... ثُمَّ اَدْبَرَ فَقَالَ رُدُّوْہُ فَلَمْ یَرَوْا شَیْئًا فَقَالَ ھٰذَا جِبْرِیْلُ جَآءَ یُعَلِّمُ النَّاسَ دِیْنَھُمْ۔ (بخاری)

ترجمہ:۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے یکایک آپ کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے آپؐ سے پوچھا ایمان کیا چیز ہے؟ آپؐ نے فرمایا ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور آخرت میں اللہ کے ملنے پر اور اللہ کے پیغمبروں پر ایمان لاؤ اور قیامت کا یقین کرو (اسی طرح وہ شخص دین کے بارے میں مختلف سوال پوچھتا رہا) آخرکار وہ شخص پیچھے پھرا تو آپؐ نے (صحابہؓ سے) فرمایا "اس کو میرے پاس واپس لاؤ۔ لوگ اس کو بلانے گئے مگر وہاں کسی کو نہ دیکھا۔ تو آپؐ نے فرمایا یہ جبرئیلؑ تھے۔ لوگوں کو ان کے دین کی تعلیم دینے آئے تھے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"فرشتوں کا وجود ماننے کے لئے نہایت سہل اور قریب راہ یہ ہے کہ ہم اپنی عقل کی توجہ اس طرف مبذول کریں کہ ... مثلاً ہماری آنکھ اپنی ذاتی روشنی سے کسی کام کو بھی انجام نہیں دے سکتی جب تک آفتاب کی روشنی اس کے ساتھ شامل نہ ہو۔ اور ہمارے کان محض اپنی قوتِ شنوائی سے کچھ بھی نہیں سن سکتے جب تک ہوا متکیّف بصورت ان کی ممد و معاون نہ ہو۔ پس کیا اس سے یہ ثابت نہیں کہ خدا تعالیٰ کے قانون نے ہمارے قویٰ کی تکمیل اسبابِ خارجیہ میں رکھی ہے اور ہماری فطرت ایسی نہیں ہے کہ اسبابِ خارجیہ کی مدد سے مستغنی ہو۔ اگر غور سے دیکھو تو نہ صرف ایک دو بات میں بلکہ ہم اپنے تمام حواس، تمام قویٰ، تمام طاقتوں کی تکمیل کے لئے خارجی امدادات کے محتاج ہیں۔ پھر جبکہ یہ قانون اور انتظام خدائے واحد لاشریک کا جس کے کاموں میں وحدت اور تناسب ہے ہمارے خارجی قویٰ اور حواس اور اغراضِ جسمانی کی نسبت نہایت شدت اور استحکام اور کمال التزام سے پایا جاتا ہے تو پھر کیا یہ بات ضروری اور لازمی نہیں کہ ہماری روحانی تکمیل اور روحانی اغراض کے لئے بھی یہی انتظام ہوگا ... سو وہ اشیائے خارجیہ جو ہماری روحانیت پر اثر ڈال کر شمس اور قمر اور عناصر کی طرح جو اغراضِ جسمانی کے لئے ممد ہیں ہماری اغراضِ روحانی کو پورا کرتی ہیں انہی کا نام ہم ملائک رکھتے ہیں۔" (آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۱۳۳)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۷ وفا (جولائی)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج کل اسلام آباد میں قیام فرما ہیں اور اہم مہمات دینیہ میں مصروف ہیں۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں ہر طرح خیر و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت پہلے جیسی ہی ہے۔

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

ربوہ ۶ وفا (جولائی)۔ آج مسجد اقصیٰ میں نمازِ جمعہ محترم امیر مقامی کی ہدایت پر مکرم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے پڑھائی۔ نماز سے قبل خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمتِ قرآن کے موضوع پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن حکیم کی تفسیر کے ذریعے جو روحانی خزائن دنیا میں تقسیم کئے وہ تیرہ سو سال میں کسی نے نہیں کئے۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ کے عاشقِ قرآن ہونے پر بڑی زبردست دلیل یہ ہے کہ آپؑ نے ایسی فدائی جماعت پیدا کی جو کہ آج دنیا بھر میں تن تنہا خدمتِ قرآن کر رہی ہے اور نہ صرف خود بلکہ دنیا بھر کو قرآن کریم کے جھنڈے تلے جمع کر رہی ہے۔

آپ نے فرمایا کہ حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ارشاد ہے کہ اگر ایمان اور قرآن کا علم ثریا پر بھی چلا گیا تو ابنائے فارس میں سے ایک شخص اس کو واپس دنیا میں لے آئے گا۔ اس حدیث کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم کی بے نظیر خدمات سرانجام دیں۔ اس ضمن میں محترم مولانا مبشر صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایسی متعدد کتب کے حوالے دیئے جن میں آپؑ نے قرآن کریم کی لاجواب تفسیر فرمائی اور قرآنی تفسیر کے شاندار اصول قائم فرمائے۔

آپ نے بیان فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم کی تفسیر کرتے ہوئے اردو، عربی اور فارسی زبان میں انتہائی بصیرت افروز کلام چھوڑا ہے، جو کہ رہتی دنیا تک کے لئے مشعلِ راہ اور یادگار ہے ۔

پبلشر:۔ مسعود احمد ۔ پرنٹر:۔ سید عبدالحی ۔ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ ربوہ
الفضل
۱۱ر شعبان ۱۳۹۹ھ
۷ر وفا ۱۳۵۸ہش
۷ر جولائی ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"سب سے بڑا سچ اور سب سے بڑا جھوٹ"

روزنامہ "نوائے وقت" لاہور کا ایک ہفتہ وار میگزین سیکشن "آنچل" کے نام سے بھی شائع ہوتا ہے۔ جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے یہ میگزین سیکشن خواتین کے مسائل کے لئے مخصوص ہوتا ہے اور رہوتا بھی ہے خواتین کے اپنے مضامین پر مشتمل۔ اس کے ۲ر جولائی ۱۹۷۹ء کے شمارہ میں ایک مخصوص معاشرتی برائی کے متعلق ایک جائزہ شائع ہوا ہے جسے معاشرہ کی بعض تعلیم یافتہ گھریلو خواتین اور مردوں سے ملاقات کر کے ان کے تاثرات کی روشنی میں مرتب کیا گیا ہے —— وہ معاشرتی بُرائی ہے جھوٹ۔

اِس جائزہ سے یہ انتہائی افسوسناک اور تکلیف دہ حقیقت اجاگر ہوتی ہے کہ پاکستانی معاشرہ میں "جھُوٹ" وبائی مرض کی طرح پھیلا ہوا ہے۔ اِلّا ماشاء اللہ ہر چھوٹا بڑا، مرد ہو یا عورت، بچہ ہو یا بوڑھا، تعلیم یافتہ ہو یا غیر تعلیم یافتہ، جھوٹ بولتا ہے اور بڑی ڈھٹائی سے بولتا ہے اور اس کا اِس درجہ عادی ہو چکا ہے کہ اس سے چھٹکارا اب اس کے لئے ممکن نہیں ہے۔ ممکن ہو کیونکر جبکہ اکثر کے دل میں یہ بات بیٹھ گئی ہے کہ اِس زمانہ میں جھوٹ بولے بغیر گزارہ ہو ہی نہیں سکتا۔ چنانچہ اِس جائزہ کی رُو سے ایک خاتون جھوٹ کو موجودہ زمانہ کی ایک ناگزیر ضرورت ظاہر کرتے ہوئے کہتی ہیں :-

"ہم سبھی کسی نہ کسی موقع پر جھوٹ بولنے کے مرتکب ہوتے ہیں۔ گھر کی چار دیواری کے اندر رہوں یا باہر، ہم کاروباری معاملات طے کر رہے ہوں یا ملازمت کے فرائض سرانجام دے رہے ہوں، رشتے برادری کا حلقہ ہو یا دوستوں کی محفل، سَودا سلف کی خرید و فروخت کا مرکز ہو یا عدالت کا کٹہرا، والدین سے گفتگو ہو یا بچوں سے بات چیت، میاں بیوی کا مسئلہ ہو یا کچھ اور، بہرحال ہم کسی نہ کسی موقع پر جھوٹ کا سہارا لینے پر مجبور ہو جاتے ہیں اِس لئے کہ آج کی پیچیدہ زندگی میں بہت سی باتوں کو مخفی رکھے بغیر یا غلط بیانی کئے بغیر سکون درہم برہم ہو جائے اور نت نئے جھگڑے نپٹاتے نپٹاتے زندگی کا لُطف غارت ہو جائے۔"

جائزہ مرتب کرنے والی خاتون محترمہ شہلا نرگس نے متعدد خواتین اور مردوں کے تاثرات کی رُو سے خود اُنہی کے الفاظ میں یہ بتانے کے بعد کہ اِس زمانہ میں جھُوٹ روزمرہ زندگی کی ایک ناگزیر ضرورت بن چکا ہے اپنے اِس جائزہ کو اِن الفاظ پر ختم کیا ہے :-

"جھوٹ بولنے والا کبھی سر اُٹھا کر نہیں چل سکتا اس کے باوجود ہم بڑے فخر سے جھوٹ بولتے ہیں اور گردن تان کر چلتے ہیں۔"

اِس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ ہمارے معاشرہ میں جھُوٹ کی لعنت کس درجہ عام ہے اور یہ افرادِ معاشرہ پر کس بُری طرح مسلّط ہو چکی ہے۔ لوگ دن رات جھُوٹ بولتے ہیں اور نہ صرف یہ کہ اپنی اِس قبیح حرکت پر ندامت محسوس نہیں کرتے بلکہ اِس پر فخر بھی کرتے ہیں۔ اِس معاشرتی بُرائی کی سنگینی کا کسی قدر اندازہ ایک اَور خاتون کے تاثرات سے بھی ہوتا ہے۔ ان کا کہنا یہ ہے :-

"سب سے بڑا سچ یہ ہے کہ ہم اپنے اردگرد، اپنے ماحول اپنے گھروں اپنے دفاتر اور اپنے ملنے جلنے میں کبھی ضرورتاً اور اکثر بلا ضرورت بلے دریغ اور بے تکان جھوٹ بولتے ہیں۔"

اِس کے بالمقابل محترمہ شہلا نرگس نے اپنے اِس جائزہ میں سب سے بڑے جھوٹ کا بھی ذکر کیا ہے۔ چنانچہ جب انہوں نے ایک اَور خاتون سے معاشرہ میں پائی جانے والی اِس بُرائی کے متعلق ان کی رائے دریافت کی تو انہوں نے کہا :-

"جو یہ کہتا ہے کہ مَیں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا اِس سے بڑھ کر کوئی اَور جھوٹ ہو ہی نہیں سکتا۔"

بلا تبصرہ

ہفت روزہ "المنبر" فیصل آباد اپنے شمارہ ۶ر تا ۱۲ر جون ۱۹۷۹ء کے اداریہ میں روحانی اعتبار سے پاکستانی معاشرہ کے عوام کی حالت کا ذکر کرتے ہوئے رقمطراز ہے :-

"عوام کے بارے میں کچھ کہنا لاحاصل ہے اِس لئے کہ یہاں ہر شخص مریض ہے اور ہر شخص طبیب و ڈاکٹر۔ ہم تشخیص بھی خود کرتے ہیں اور علاج بھی خود۔ بدپرہیزی بھی کر لیتے ہیں اور زہرناک اشیاء بھی استعمال کرنے سے نہیں چُوکتے۔

ہم جانتے ہیں کہ بے ایمانی غلط چیز ہے، مگر کرتے بھی ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ جُھوٹ بولنا بُری بات ہے، مگر دھڑا دھڑ بولتے ہیں۔ یہ پتہ ہے کہ کم تولنا، زیادہ دام لینا، ملاوٹ کرنا سنگین جرائم ہیں، مگر دن رات اس میں ایک کئے ہوئے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔"

(ہفت روزہ "المنبر" بابت ۶ر تا ۱۲ر جون ۱۹۷۹ء صفحہ ۳)

نوائے وقت میں شائع ہونے والا یہ جائزہ اگر درست ہے تو موجودہ معاشرے کے اِس "سب سے بڑے سچ" اور اِس "سب سے بڑے جھوٹ" سے ایک ہی نتیجہ نکلتا ہے اور وہ یہ کہ جھوٹ کا مرض پورے معاشرہ میں کینسر کی طرح پھیلا ہوا ہے اور اِس کی جڑیں دُور دُور تک پہنچی ہوئی ہیں۔ افسوس کا مقام ہے کہ ایک "مسلم" معاشرہ میں جھوٹ کی جڑیں اِس امر کے باوجود دور دور تک پھیلی ہوئی ہیں کہ اسلام نے جھوٹوں پر خدا کی لعنت بھیجی ہے اور جھوٹوں کو بہت دردناک انجام سے ڈرایا ہے۔ ذیل میں ہم جھوٹ کی مذمت میں خاتم الانبیاءؐ حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم (جن کے اسمِ گرامی اور نامِ نامی کے حوالہ سے اِس معاشرہ کے افراد کی طرف سے اسلامی نظام لانے سے متعلق بلند بانگ دعاوی باندھے جا رہے ہیں) کی ایک حدیث یہاں درج کرتے ہیں اور وہ یہ ہے :-

عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِاَکْبَرِ الْکَبَائِرِ؟ قُلْنَا: بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ قَالَ: اَلْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ، وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ، وَکَانَ مُتَّکِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ: اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ! فَمَا زَالَ یُکَرِّرُھَا حَتّٰی قُلْنَا: لَیْتَہٗ سَکَتَ۔ (بخاری کتاب الادب)

ترجمہ :- حضرت ابوبکرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا مَیں تمہیں سب سے بڑے گناہ نہ بتاؤں؟ ہم نے عرض کیا جی حضور ضرور بتائیں۔ آپؐ نے فرمایا (۱) اللہ کا شریک ٹھہرانا اور (۲) والدین کی نافرمانی کرنا۔ آپؐ نے تکیہ کا سہارا لے رکھا تھا۔ (اتنا فرمانے کے بعد) آپؐ جوش میں آکر بیٹھ گئے اور بڑے زور سے فرمایا (۳) دیکھو تیسرا بڑا گناہ جھوٹ ہے۔ آپؐ نے اِس بات کو اتنی دفعہ دہرایا کہ ہم نے (آپؐ کی تکلیف کا خیال کرتے ہوئے) چاہا کاش حضورؐ خاموش ہو جائیں۔

معاشرہ کی اِس حالت پر دل خون کے آنسو کیوں نہ روئے کہ ہر چند کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین سب سے بڑے گناہوں میں سے جھوٹ کو ایک بہت بڑا گناہ قرار دیا ہے اور اِس گناہِ عظیم سے بچنے کی بہت ہی پُر درد اور پُر زور انداز میں تلقین فرمائی ہے پھر بھی ہم دیکھتے ہیں کہ معاشرہ کے ہر طبقہ اور ہر شعبہ میں اس گناہِ عظیم کی اِس درجہ گرم بازاری ہے کہ یہ گناہِ عظیم زندگی کی ایک ناگزیر ضرورت بن گیا ہے۔ ہر چھوٹا بڑا جھوٹ بولتا ہے اور بڑھ چڑھ کر بولتا ہے اور اس پر طرّہ یہ کہ سمجھتا یہ ہے کہ اگر جھوٹ نہ بولا جائے تو اس کا، اس کے گھر کا بلکہ پورے معاشرہ کا سکون درہم برہم ہو جائے گا۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

جھوٹ میں سکون کی تلاش کی مثال ایسی ہی ہے جس طرح ایک نشہ باز سکون اور سرور کی خاطر نشہ میں دُھت رہتا ہے۔ وہ اِس حقیقت سے بے خبر ہوتا ہے کہ وہ اپنی صحت کو برباد کر کے اپنے ہاتھوں خود اپنی قبر کھود رہا ہے۔ جھوٹ بول کر وقتی سکون حاصل کرنے والے اپنے لئے اور پورے معاشرہ کے لئے روحانی موت کو دعوت دے رہے ہوتے ہیں اور

(باقی ص۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس انصار اللہ لنڈن کا دوسرا سالانہ اجتماع

(مرتبہ۔ مکرم محمد شریف صاحب اشرف معتمد مجلس انصار اللہ لنڈن)

مجلس انصار اللہ لنڈن کا دوسرا سالانہ اجتماع مورخہ ۵، ۶ مئی ۱۹۷۹ء بروز ہفتہ۔ اتوار نشن ہاؤس لنڈن میں منعقد ہوا گو اجتماع کا پروگرام بعض حالات کی بناء پر انعقاد سے تھوڑا عرصہ پہلے ہی بنایا گیا تھا اور اس کی اشاعت جملہ انتظامات اور تمام احباب کو اطلاع کے لئے وقت بہت کم تھا۔ پھر بھی بفضلہ تعالیٰ یہ اجتماع پروگرام کے مطابق بہت کامیاب رہا الحمد للہ حسب پروگرام ۵ مئی کو لنڈن کے انصار ۸ بجے شام بروز ہفتہ مسجد میں پہنچ گئے۔ نماز مغرب باجماعت ادا کی گئی اور بعد نماز نصف گھنٹہ تک محترم شیخ مبارک احمد صاحب نے حدیث کا درس دیا۔ اور بخاری شریف کی پہلی حدیث اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ ہر عمل کے لئے نیت کا نیک ہونا اور پاک ہونا موجب کامیابی ہے اور وضاحت کرتے ہوئے کئی مثالیں بھی دیں۔ اور بتایا کہ بظاہر نیک کام نیت کی خرابی سے ایمان کے نقصان کا موجب ہو جاتا ہے۔ ہماری عبادات ریاضت اور خدمت رب رضائے الٰہی کے لئے ہو۔

درس کے بعد احباب نے نماز عشاء ادا کی۔ اور اس کے بعد تسبیح و تحمید استغفار کرتے ہوئے رات مسجد میں گزاری مسجد میں رات بسر کرنے والے اور تہجد ادا کرنے والے دوستوں کی تعداد ۲۳ تھی گو یہ اجتماع انصار اللہ کا تھا مگر قائد مجلس خدام الاحمدیہ لنڈن نے بھی رات انصار کے ساتھ بسر کی۔ محترم جناب شیخ مبارک احمد صاحب نے تہجد میں خصوصی طور پر دعائیں کرنے کی تلقین فرمائی۔ مکرم جناب ہدایت صاحب بنگوی زعیم انصار اللہ لنڈن نے پروگرام کا جائزہ لیا اور اس کے تمام پہلوؤں پر تنقیدی نظر دوڑا کر اسے تسلی بخش پایا۔

قریباً ۳ بجے رات انصار اپنے بستروں سے الگ ہو گئے۔ اور سب نے نہایت انہماک و خشوع کے ساتھ نماز تہجد مسجد میں ادا کی۔ پونے چار بجے کے قریب صبح کی نماز کی اذان ہوئی اور دوستوں نے سنتوں سے فراغت حاصل کی جناب مولانا شیخ مبارک احمد صاحب امام مسجد لنڈن نائب صدر انصار اللہ مرکزیہ کی اقتداء میں نماز فجر ادا کی۔ نماز فجر کے بعد محترم جناب شیخ صاحب نے قرآن کریم کی سورۃ المومنون کی پہلی بارہ آیات تلاوت فرمائیں اور پھر ان کا نہایت لطیف پیرایہ میں درس دیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں مومنین کی کامیابی کے جو گر بیان فرمائے ہیں ان کی وضاحت کی۔ کہ

۱۔ وہ نمازوں کو بڑے خشوع سے ادا کرتے ہیں۔

۲۔ وہ لغو باتوں سے اعراض کرتے ہیں۔

۳۔ وہ اپنے تزکیہ نفس کی فکر میں رہتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔

۴۔ وہ اپنی شرمگاہوں اور جسم کے تمام سوراخوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

۵۔ وہ اپنی امانتوں کو ادا کرتے ہیں۔ اور اپنے عہدوں کو پورا کرتے ہیں۔

۶۔ وہ اپنی نمازوں کو تمام شرائط کے ساتھ ادا کرنے کے علاوہ تہجد اور نوافل کے ذریعہ قرب الٰہی کے راستے تلاش کرتے ہیں۔ جن مومنوں میں یہ نشانیاں پائی جاتی ہیں۔ خدا فرماتا ہے۔ کہ ان کے لئے کامیابی مقدر کر دی گئی ہے

درس کے بعد انصار نے اپنے اپنے طور پر تلاوت قرآن کریم کی۔ جس کے بعد دوستوں نے کچھ آرام کیا۔ انصار نے جس جذبہ شوق اور ایمانی حرارت سے رات بسر کی۔ اور جس لگن سے اس پروگرام کو ادا کیا۔ اس سے ماحول میں ایک نئی روحانی کیفیت نظر آتی تھی۔ ناشتہ کرنے کے بعد دوستوں نے انفرادی طور پر نماز اشراق مسجد میں ادا کی۔

اجتماع کا پہلا اجلاس ۱۰ بجے صبح زیر صدارت محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب امام مسجد لنڈن شروع ہوا۔ آپ نے سب سے پہلے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا تار پڑھ کر سنایا۔ جس میں حضور نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو بابرکت اور کامیاب فرمائے نیز فرمایا کہ آپ لوگ قرآن کریم سیکھیں۔ اور دوسروں کو سکھلائیں۔ اور اپنے عہد کو پورا کریں۔ اس کے بعد تلاوت قرآن کریم ملک عبدالعزیز صاحب نے فرمائی۔ مکرم شیخ صاحب نے عہد دوہرایا جسے سب انصار نے آپ کے ساتھ مل کر کھڑے ہو کر دوہرایا۔ اجلاس مسجد کے چھوٹے ہال میں منعقد ہوا اور اس وقت دیگر انصار بھی تشریف لے آئے تھے۔ اور حاضری بفضل اللہ تعالیٰ نوے افراد کے لگ بھگ تھی۔ نظم جناب خالد احمد صاحب اختر نے کلام محمود سے پڑھ کر سنائی۔

مکرم شیخ صاحب نے اس موقعہ پر مندرجہ ذیل خاص باتوں کی طرف توجہ دلائی۔ اوّل قرآن کریم کو سیکھیں کہ بلحاظ عمر یہ انصار کی ذمہ واری ہے۔ دوسرا مرحلہ یہ ہے کہ وہ اپنے بچوں عزیزوں اور دوسروں کو بھی تعلیم قرآن سے آگاہ کریں اپنے نظریات اور روایات کی حفاظت کرنا اور آئندہ نسل کو اس سے آگاہ کرنا انصار کا فرض ہے تاکہ وہ اس پر عمل کریں۔ روایات کا زندہ رہنا قوم کی بقا کے لئے ضروری ہے تیسری بات یہ ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق زندگیاں بسر کریں۔ تاکہ دنیا والوں کو معلوم ہو کہ یہ تعلیم اسی طرح آج بھی قابل عمل ہے۔ جیسا کہ وہ پہلے زمانہ میں تھی۔ انصار بھائی یہ عہد کریں کہ وہ روزانہ باقاعدگی کے ساتھ قرآن کریم کی تلاوت کریں گے۔ یہ تلاوت ترجمہ کے ساتھ ہو تاکہ وہ منشاء الٰہی سے آگاہ ہوں۔ پھر اپنے گھروں میں روزانہ اپنے بیوی بچوں کو قرآن کریم کی کم از کم ایک آیت کا درس دیا کریں۔ تاکہ وہ آہستہ آہستہ احکام الٰہی سے آگاہ ہوں۔ جو لوگ ایسا کریں گے خدا تعالیٰ ان کے گھروں میں برکت دیگا۔ اور انکو اوپر اٹھائے گا۔ علاوہ ازیں مسجد میں تعلیم القرآن کلاس ہر اتوار کو مسجد میں ۱۱ بجے صبح منعقد ہوتی ہے۔

اس کے بعد مکرم جناب داؤد احمد صاحب گلزار نے ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پڑھ کر سنائے۔ مضمون چونکہ تقویٰ کے بارہ میں تھا۔ اس لئے مکرم شیخ صاحب نے تقویٰ کے بارے میں بعض ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود بھی پڑھ کر سنائے۔ بعدہ جناب کیپٹن محمد حسین صاحب چیمہ نے تقویٰ اللہ پر نہایت مدلل اور مؤثر تقریر فرمائی اور تقویٰ اللہ کی اہمیت اور ضرورت کو واضح کیا۔ نظام خلافت پر جناب مولوی عبدالکریم صاحب نے قرآن کریم سے سورۃ النور کی آیت استخلاف سے استدلال کر کے تقریر فرمائی۔ آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قول مبارک کے حوالہ سے بیان کیا کہ مسلمانوں میں پھر دوبارہ منہاج نبوت پر خلافت قائم ہوگی۔ جو کہ بفضل اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے بعد پھر قائم ہوگی۔ اور بفضل اللہ تعالیٰ جاری و ساری ہے۔

اس کے بعد مجلس انصار اللہ کا اجلاس دوم پندرہ منٹ کے وقفہ کے بعد پھر شروع ہوا اس اجلاس کی صدارت محترم بشیر احمد رفیق خان صاحب سابق امام مسجد لنڈن نے فرمائی تلاوت قرآن کریم مکرم مولوی عبدالکریم صاحب نے سورۃ آل عمران سے کی۔ نظم خاکسار محمد شریف اشرف نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام در ثمین سے پڑھی۔ ازاں بعد مکرم جناب حافظ قدرت اللہ صاحب سابق مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ ہالینڈ۔ انڈونیشیا نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے حضرت ابوبکر صدیق رضی کا تذکرہ نہایت عالمانہ رنگ میں بیان کیا۔ آپ نے حضرت ابوبکر صدیق کے عالی مقام اور مرتبہ کی وضاحت قرآن کریم اور احادیث سے واضح کی بتایا کہ آپ کی قربانیاں تمام مسلمانوں میں یکتا ہیں۔ آپ نے ان کی مماثلت حضرت موسےٰ علیہ السلام کے پہلے خلیفہ حضرت یوشع بن نون علیہ السلام اور بنی اسرائیل کے آخری خلیفہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے ساتھ بیان کی۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے آپ کی مشابہت اور مماثلت ثابت کی۔ تحفہ قیصریہ سے اس موضوع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اقتباس پڑھ کر سنایا۔ جناب حافظ صاحب کی تقریر کے بعد محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے ذکر حبیب کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ میں تقریباً ۱۱½ سال کا تھا۔ جب میں نے پہلی دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا۔ آپ نے بتایا کہ کس طرح آپ کے والد صاحب بزرگوار جو کہ سیالکوٹ میں وکیل تھے۔ پہلے پہل ایک مقدمہ کے سلسلہ میں احمدیت سے روشناس ہوئے آپ نے بتایا۔ کہ آپ کی والدہ صاحبہ نے اپنی تین رویا کی بناء پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پہچان کر جبکہ حضور سیالکوٹ میں تشریف لائے تھے آپ کے والد صاحب سے پہلے بیعت کر لی تھی۔ آپ کے والد صاحب نے حضرت خلیفۃ اوّل مولوی نورالدین صاحب سے تین چار ملاقاتیں کرنے اور بعض امور کی تسلی کرنے کے بعد بیعت کی۔ آپ نے بیان فرمایا۔ کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام تقریر کرنے کے لئے کھڑے ہوتے تو میں سٹیج کے ایک کنارے پر بیٹھا تھا اور جب تک حضور تقریر

فرماتے ہیں میں ٹکٹکی لگا کر حضور کے چہرہ کو دیکھتا رہا۔ میری نظر ایک سیکنڈ کے لئے آپ کے چہرہ مبارک سے نہیں ہٹی۔ آپ نے بیان کیا کہ جب سے میں نے پہلی بار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھا ہے۔ آج تک میرے دل میں کبھی ایک لمحہ کے لئے بھی آپ کی صداقت کے بارے میں شبہ نہیں گذرا۔ آپ نے نہایت دلچسپ انداز میں اپنی والدہ صاحبہ کے ایمان افروز واقعات بیان کئے۔ جب کوئی مصیبت آتی تو آپ فرماتی تھیں۔ کہ یہ اس لئے ہے کہ لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول نہیں کیا۔ آپ نے یہ بھی ذکر کیا کہ ۱۹۰۸ء میں حضرت خلیفہ اولؓ نے آپ کو لکھا کہ اب آپ خود بھی بیعت کرلیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ یہ گویا عملی رنگ میں میرے صحابی بننے کی تحریک تھی۔ ورنہ میں سمجھتا تھا کہ والدین کے احمدی ہوجانے سے میں احمدی ہوں۔

آپ کی تقریر کے بعد دوسرا اجلاس کھانے اور نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے لئے برخاست ہوا۔ ٹھیک اڑہائی بجے اجتماع کا تیسرا اجلاس شروع ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب امام مسجد لنڈن نے فرمائی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم خواجہ رشید الدین صاحب قمر نے فرمائی نظم کلام محمود سے جناب مولوی رمضان علی صاحب نے سنائی۔ اس کے بعد مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب نے اپنے والد صاحب مرحوم سردار عبد الرحمن صاحب سابق مہر سنگھ کے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے حالات زندگی سنائے۔ انہوں نے بیان کیا کہ جب ان کے والد صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کر کے اسلام میں داخل ہوئے تو حضور نے ان کو فرمایا کہ آپ ایک کتاب لکھیں جس میں اپنے مسلمان ہونے کے حالات تحریر کریں۔ چنانچہ آپ نے اس کتاب کے علاوہ بھی اور کتابیں اسلام کی صداقت پر لکھیں۔ مکرم والد صاحب کو تبلیغ کا اس قدر جوش تھا کہ وہ قادیان کے ہندوؤں سکھوں اور دوسرے غیر احمدیوں کے پاس جاتے انکو کہتے کہ اگر تمہیں کوئی مشکل ہو۔ مقدمہ۔ بیماری یا کوئی اور حاجت درپیش ہو تو مجھے بتاؤ میں خدا سے دعا کروں گا۔ خدا میری دعا سنے گا۔ کیونکہ یہ اس کا وعدہ ہے کہ وہ دعائیں قبول کرتا ہے تم آزمائش کر کے دیکھو۔ یہ اسلام کی سچائی کی دلیل ہے۔ والد صاحب کی دعا سے لوگوں کی مشکلات دور ہوجاتیں اور ان کا مقصد حل ہوجاتا تو پھر والد صاحب کے سامنے نہیں آتے تھے۔ چھپ جاتے تھے تاکہ وہ ان کو یہ نہ کہیں کہ اب مسلمان ہوجاؤ

ڈاکٹر صاحب بیان کرتے ہیں کہ جب میں پیدا ہوا تو مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس لے جایا گیا۔ میری والدہ صاحبہ نے خواب میں دیکھا تھا کہ میرا نام نذیر احمد ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی میرا نام والدہ صاحبہ کی خواب کی بناء پر نذیر احمد رکھ دیا۔

آپ نے اپنے والد صاحب کے ایمان افروز حالات اس دلکش انداز سے بیان کئے کہ احباب جماعت نے ان سے بہت اچھا اثر لیا۔ آپ کی تقریر کے بعد درس حدیث کے موضوع پر مکرم مولوی عبد الکریم صاحب شرما سابق مبلغ مشرقی افریقہ نے تقریر فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں بیان کیا کہ صحابہ کرامؓ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات سے اس قدر والہانہ عشق تھا وہ آپ کی ہر بات اور ہر حرکت وسکون کو نوٹ کرتے تھے اور دوسروں کو بھی اس سے آگاہ کرتے تھے۔ یہ انہیں کی محبت واخلاص کا نتیجہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بچپن کی زندگی سے لے کر آخری عمر تک مفصل حالات کا مستند ریکارڈ موجود ہے۔ دنیا میں کسی اور نبی کے اس قدر حالات محفوظ نہیں ہیں۔ صحابہ کرامؓ آپ کی وفات کے بعد جب اکٹھے ہوتے تو کہتے تھے کہ آؤ ہم اپنے محبوب کی باتیں کریں۔

اس کے بعد نظام خلافت کی اہمیت کے بارے میں مولوی مبارک احمد صاحب ساقی مبلغ لنڈن نے تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ۱۹۰۵ء میں اپنی وفات کے بارے میں الہام ہونے شروع ہوئے تو آپ نے جماعت کو تقوی اللہ، نیکی اور خدمت اسلام کی وصیت فرمائی۔ اور فرمایا کہ جو لوگ اپنی جائداد کا کم از کم ۱/۱۰ حصہ اپنی وفات کے وقت جماعت اور سلسلہ کے نام وصیت کرجائیں گے۔ انکو ایک خاص قطعہ زمین میں دفن کیا جائے تاکہ وہ بعد میں آنے والوں کے لئے دین کی قربانی کی یادگار رہیں۔ اور جو کوئی جائداد نہ رکھتے ہوں تو وہ اس نظام میں شامل ہونے کے لئے اپنی آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ باقاعدہ ادا کر کے اس میں شامل ہوسکتے ہیں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی شخص نہ جائداد رکھتا ہو۔ اور نہ ہی اس کی باقاعدہ آمدنی ہو۔ مگر ثابت ہوجائے کہ وہ دین کے لئے زندگی وقف رکھتا تھا۔ اور نیک اور صالح اور متقی تھا۔ تو وہ بھی اس مقبرہ میں دفن ہوسکتا ہے۔ مکرم ساقی صاحب نے اس نظام کی برکت اور افادیت کے بارہ میں فرمایا کہ اگر تمام دنیا اس نظام کو اپنالے تو یہ دنیا امن وسکون اور جنت میں تبدیل ہوسکتی ہے۔ اسی ایک نظام کے ذریعہ دنیا کے مسائل حل ہوسکتے ہیں۔

مکرم ساقی صاحب کے بعد آخری خطاب جناب شیخ مبارک احمد صاحب نے فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ آخری تقریر ہے۔ اس لئے میں پہلے تو اس موقعہ کی مناسبت سے کچھ باتیں کہوں گا۔ نیکی اور تزکیہ نفس کے ذریعہ روحانیت کی فضا پیدا کریں۔ جو کہ ہمارے اس اجتماع کا مقصد ہے۔ انصار اللہ کے اس اجتماع میں لوگوں نے دلچسپی لی ہے۔ اور آئندہ بھی انشاء اللہ ایسے اجتماع کئے جائیں گے۔ میں مجلس خدام الاحمدیہ سے بھی کہتا ہوں کہ وہ ایسے اجتماع کا انتظام کرے۔ اس طرح سے قوت ایمانی بڑھتی ہے۔ میں نے رات تحریک کی تھی کہ تین دعائیں خاص طور پر کریں۔

۱۔ اللہ تعالے انگلستان میں اسلام اور احمدیت کو ترقی دے۔

۲۔ ہم سب کو اسلام کے مطابق نیکی دینداری اور پرہیزگاری کی زندگی بسر کرنے کی توفیق دے۔ تاکہ دنیا ہمارے حالات اور کردار کو دیکھ کر سمجھ لے کہ اسلام کی تعلیم اب بھی قابل عمل ہے۔ اور بہتر ہے۔

۳۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالے کی صحت اور برکت والی زندگی کے لئے دعا کریں کہ ان کی زندگی میں اسلام کی ترقی ہو۔

انگلستان میں کل نئی حکومت قائم ہوئی ہے۔ سب دوست دعا کریں کہ اسے یہاں سب رہنے والے ہر طرح کے بنیادی حقوق کی حفاظت کی توفیق بلا امتیاز رنگ ونسل نصیب ہو۔ تمام احباب ہر لحاظ سے حکومت سے تعاون کریں اور خدمت ملک کریں۔ اپنے اپنے ملکوں کی حکومتوں کے لئے دعا کرتے رہنا اخلاقی اور روحانی فرض ہے۔

آپ نے فرمایا اب میں منصب خلافت کے احترام میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ خلافت کا منصب خدا تعالے کا قائم کردہ ہے۔ اور جس منصب کو خدا قائم کرے۔ اس کا احترام بڑھ جاتا ہے۔ سورۃ نور میں خدا تعالے نے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ میں زمین میں خلیفہ بناؤں گا۔ غرضیکہ خلافت کا قیام جہاں بھی مذکور ہے۔ اسے خدا نے اپنی طرف منسوب کیا ہے۔ خدا کے بعد سب سے بڑی ہستی دنیا میں رسول کی ہوتی ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس نے میرے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی۔ اور جس نے اس کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔ خلفائے راشدین کے طریقے کو ماننا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تاکیدی حکم پر عمل پیرا ہونا ہے۔

منصب خلافت کے عدم احترام کے نتائج جو بعد میں حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں پیدا ہوئے۔ اس کے خطرات کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے خود حضرت عثمانؓ نے باغیوں کو خبردار کیا کہ اگر تم نے مجھے قتل کردیا تو پھر تم کبھی ایک امام کے پیچھے نماز نہ پڑھ سکو گے۔ اور نہ ہی دشمن کا مقابلہ اکٹھے ہوکر کرسکو گے۔ تاریخ شاہد ہے کہ یہ دونوں باتیں آج چودہ سو سال گذرنے کے بعد بھی لفظ بلفظ پوری ہوتی چلی آرہی ہیں۔ یہ کس قدر عبرتناک سبق ہے۔ لہذا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ جو خلافت قائم ہوئی ہے۔ اس کا احترام کریں۔ اور اس کی اہمیت کو سمجھیں۔ اور تاریخ سے سبق حاصل کریں۔ آج تریسٹھ سال گذر رہے ہیں۔ اسی خلافت کی برکت سے جماعت کی حفاظت ہوتی چلی آئی ہے۔ لہذا خلافت کی دل و جان سے قدر کرنی چاہیئے تا خدا تعالے کی تائید اور برکتیں ہمیشہ جماعت کے شامل حال ہوں۔

اس کے بعد مکرم جناب ہدایت اللہ صاحب بنگوی زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ یوکے نے تمام انصار اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ بالخصوص جنہوں نے مہمانوں کی خدمت اور فراخدلانہ مالی امداد کے باعث اجتماع کے اخراجات پورے کئے۔ آخر میں مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے دعا کی درخواست کی اور عہد دہرانے کے بعد یہ اجتماع بفضل اللہ تعالیٰ بخیروخوبی ختم ہوا۔

درخواست دعا

محترم چوہدری اسلم حیات خان صاحب آف حافظ آباد حال راولپنڈی کو گزشتہ دنوں شدید قسم کا دورہ پڑا تھا۔ وہ ملٹری ہسپتال میں ایک ماہ زیر علاج رہنے کے بعد گھر واپس آگئے ہیں۔ پہلے سے کافی آرام ہے۔ احباب کرام ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(نائب ناظر اصلاح وارشاد مقامی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

ہندوستان کے کونے کونے سے آئے ہوئے مسلم رہنماؤں کا تاریخی اجتماع!

جدوجہدِ آزادی کا اہم موڑ۔ آل مسلم پارٹیز کانفرنس میں حضرت مصلح موعودؓ کی شرکت

مسلمانانِ ہند کی سیاسی بیداری کے لئے جماعتِ احمدیہ کی طرف سے ۲ ہزار روپے کی امداد

> "اپنے آباؤ اجداد کے حالات کی واقفیت بہت سے اعلیٰ مقاصد کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔" (مصلح موعودؓ)

مسلمانانِ ہند کی آزادی کی تاریخی جدوجہد کا مطالعہ کرنے والے جانتے ہیں کہ برصغیر میں جس وقت ابھی مسلم لیگ کا تشخص پورے طور پر نہیں ابھرا تھا اور پاکستان کا مطالبہ بھی ابھی زبان زدِ خاص و عام نہ ہوا تھا، اس وقت مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پر متحد کرنے میں سب سے اہم کام آل پارٹیز مسلم کانفرنس نے کیا جو کہ ۴-۵ جولائی ۱۹۳۰ء کو شملہ میں منعقد ہوئی اور جس میں ہندوستان کے کونے کونے سے آئے ہوئے مسلمان لیڈروں نے شرکت کی اور مسلمانانِ ہند کے سیاسی مسائل پر غور و خوض کیا۔ اس تاریخی کانفرنس میں شرکت کے لئے امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی (رضی اللہ عنہ) کو بطورِ خاص دعوت دی گئی۔ چنانچہ حضور رضؓ قادیان سے اس مقصد کے لئے شملہ تشریف لائے اور اس کانفرنس میں شرکت کر کے مسلمانانِ ہند کی جدوجہد آزادی میں شاندار رہنمائی کا فریضہ انجام دیا۔ اس کانفرنس کی صدارت مسلمانانِ ہند کے مشہور رہنما مولانا شوکت علی نے کی۔

اس جلسہ میں حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کی کس طرح سیاسی رہنمائی فرمائی، اس کی تفصیل تاریخِ احمدیت جلد ششم صفحہ ۲۳۶ پر لاہور کے ایک اخبار ہفت روزہ "خاور" کے ایک اداریے کی شکل میں محفوظ ہے۔ اس اخبار نے اپنی ۲۱ جولائی ۱۹۳۰ء کی اشاعت میں اس تاریخ ساز کانفرنس پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ اخبار نے لکھا:۔

"ماہ حال کے اوائل میں آل انڈیا مسلم کانفرنس شملہ میں منعقد ہوئی۔ پنجاب، بمبئی، مدراس، بنگال، یوپی، سی پی اور دہلی سے نمائندگان آئے ہوئے تھے۔ مولانا شوکت علی صاحب صدر جلسہ تھے۔ تین دن تک ان حضرات نے سائمن رپورٹ، نہرو رپورٹ اور راؤنڈ ٹیبل کانفرنس پر بحث و تمحیص کی۔ مسلمانوں نے فیڈرل نظام حکومت کی حمایت کرتے ہوئے مرکزی قانون ساز جماعت میں ۳۳ ½ فی صدی نشستوں کا مطالبہ کیا۔ گورنروں کے وسیع اختیارات کی مذمت کی۔ بنگال اور پنجاب میں اپنی اکثریت کا مطالبہ کیا۔ سندھ کی علیحدگی، سرحد و بلوچستان کو صوبجاتی آزادی اور سائمن کمیشن نے محکمہ فوج کے لئے جو سفارشات کی تھیں، ان کی مخالفت کی۔ ... برٹش پارلیمنٹ بلاشبہ آج کانگریس کے سواد و سری

> "اس کانفرنس میں جتنے حضرات نے حصہ لیا وہ ہندوستان کے ان صوبوں میں جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے پوری پوری اسلامی حکومت قائم کرانے پر تلے ہوئے نظر آتے تھے"

کسی جماعت کو تسلیم نہیں کرتی... شملہ کے مقام پر جس قدر مسلم نمائندگان جمع تھے ان میں بعض صوبوں کے وزراء، اکثر خطاب یافتگان، تعلقہ داران، رؤسا، صاحب جاہ اور حکومت نواز حضرات ہی شامل تھے۔ چنانچہ لانگ وڈ ہوٹل اور ڈیویکو ہال روم سے نکلتے ہوئے سنا گیا کہ اس مسلم کانفرنس کو بیرونی دنیا میں "آل انڈیا ٹوڈیز کانفرنس" کہا جاتا ہے۔ بایں ہمہ یہ کہنا بالکل حق بجانب ہوگا کہ اس کانفرنس میں جتنے افراد نے حصہ لیا وہ ہندوستان کے ان صوبوں میں جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے پوری پوری اسلامی حکومت قائم کرانے پر تلے ہوئے نظر آتے تھے۔ ان کا یہ جذبہ اتنا مضبوط اور الم نشرح تھا کہ ایک دن وہ ضرور ہندو ابنائے وطن اور اپنے اجنبی حکمرانوں کو اس بات پر مجبور کرنے پر بھی آمادہ ہو جائیں گے کہ انہیں بنگال، پنجاب، شمالی مغربی سرحدی صوبہ، سندھ اور بلوچستان کی حکومت دے دی جائے۔ گو ابھی تک وہ برادرانہ محبت اور مصلحت جویانہ حکمت عملی پر کاربند ہیں مگر ایک دن ضرور ایسا آنے والا ہے کہ مسلم سیاستدان ہر قسم کے ذرائع کو استعمال کرنے پر بھی آمادہ ہو جائیں گے .....

حضرت مرزا بشیر الدین محمود صاحب ایک روحانی پیشوا سمجھے جاتے ہیں مگر راقم الحروف نے شملہ کانفرنس کے موقع پر آپ کو سیاساتِ حاضرہ سے پورا واقف، راستباز اور صاف گو بزرگ پایا۔ بالخصوص جس وقت دوسرے دن کی نشست (۵ جولائی ۱۹۳۰ء۔ ناقل) میں گول میز کانفرنس کی شرکت کا سوال درپیش ہوا تو راجہ غضنفر علی خان صاحب اور دو ایک دوسرے حضرات نے اس سوال کو قبل از وقت بیان کرتے ہوئے یہ دلیل پیش کی کہ اس سے ہندوستان کی وہ قومیں جو اس کانفرنس کا بائیکاٹ کر رہی ہیں، مسلمانوں کے اس اشتیاق تعاون کو حقارت کی نگاہ سے دیکھیں گی اور اسلامی وقار کو دھبہ لگے گا اس لئے بہتر ہے کہ چند دن صبر کر لیا جائے۔ ملک فیروز خان صاحب نون اور کئی ایک دوسرے حضرات نے اس دلیل کو توڑنے اور ریزولیوشن کے حق بجانب یا برمحل ہونے پر زور دیا مگر حقیقت یہ تھی کہ ان کی دلائل معترضین کو مطمئن نہ کر سکے اور اس کی وجہ غالباً یہی تھی کہ وہ سب حضرات اس ریزولیوشن کی برجستگی اور اس کے اعماق تفلسف (حکمت) کو ظاہر کرنے سے گریز کرتے تھے اور الفاظ کے پیچ و تاب میں مطالب کو پنہاں رکھنے کی کوشش کرتے تھے مگر حضرت مرزا محمود صاحب نے ریزولیوشن کے حق میں چند منٹ کے لئے جو تقریر کی وہ ممدوح کی انتہائی راستبازی اور راست گوئی کی دلیل تھی چنانچہ آپ نے فرمایا کہ اس وقت مسلمان سائمن رپورٹ اور نہرو رپورٹ سے اس قدر دل برداشتہ اور کبیدہ خاطر ہو چکے ہیں کہ وہ گول میز کانفرنس کے نتائج کا انتظار کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں اس لئے بہت ممکن ہے کہ کوئی عنصر جمہور اسلام کے جذبات کو فوراً سول نافرمانی کی طرف دھکیل دے اس لئے مسلم اکابر کا فرض ہے کہ وہ قوم کو گول میز کانفرنس کی شرکت کے مرحلہ تک صبر کی تلقین کریں تاکہ وہ سول نافرمانی کے میدان میں نہ کود پڑیں۔" فی الحقیقت یہ ایک راز تھا جسے دوسرے بزرگ الفاظ کی چادر میں لپیٹ رہے تھے مگر مرزا صاحب نے اس راز کا نقاب الٹ کر عریاں کر دیا

(باقی صفحہ ۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

راقم الحروف کو اس سے قبل مرزا صاحب کے خیالات کو صفحہ قرطاس پر تو دیکھنے کا ضرور موقعہ ملا تھا مگر بالمواجہ گفتگو سننے کا اتفاق نہ ہوا تھا۔ میرے دل پر اس کیفیت نے بہت اثر کیا اور میں نے اسی وقت مہر صاحب اور قیصر صاحب سے اس کا ذکر کیا۔ بہرکیف اس کانفرنس کی قرارداد جن جذبات کے ماتحت پاس ہوئیں وہ جذبات ہر طرح قابل احترام تھے۔"

کانفرنس کے صدر مولانا شوکت علی نے اس اہم کانفرنس کے بارے میں اپنے تاثرات روزنامہ "انقلاب" ۱۶ جولائی ۱۹۳۰ء میں شائع کرائے۔ اس کا ایک اقتباس درج ذیل ہے

"میں سارے ہندوستان کے مسلمانوں کو بشارت دیتا ہوں کہ ہماری قومی زندگی نے اپنا رنگ بدلا ہے اور آنے والے دو تین مہینوں میں ہندوستان دیکھ لے گا کہ کس سرعت کے ساتھ وہ اپنی تنظیم کرتے ہیں اور اپنے گھر کو سنبھالتے ہیں جنگ و ہنگامہ آرائی کیلئے ان کو کھڑا کرنا بہت آسان کام ہے۔ مہاتما گاندھی نے جو کام دس برس میں کیا گمان اس سے دگنا کام دس مہینے میں کر دیں گے ..... اب مسلمان آمادہ عمل ہیں۔ ایک منٹ کے اندر ایک چھوٹی سی کمیٹی بنائی گئی کہ وہ تخمینہ کرے معمولی مصارف کے لئے کس قدر روپے کی فوری ضرورت ہے بمشکل سے پانچ منٹ صرف کئے گئے ہونگے کہ مصارف کا اندازہ کر کے پچاس ہزار کی رقم مقرر کر دی گئی۔

میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ حضرت مرزا صاحب امام جماعت احمدیہ کا خاص طور پر تذکرہ کروں کہ علاوہ مفید مشوروں اور امداد کے اپنی اور اپنی جماعت کی طرف سے ۲ ہزار روپے کا وعدہ فرمایا اور سات سو روپے اسی وقت مولانا شیخ داؤدی سیکرٹری آل انڈیا مسلم کانفرنس کے خالی خزانے میں داخل کئے گئے۔"

اور یوں مسلمانان ہند کی جدوجہد آزادی کے اس ابتدائی اور گراں قدر باب کا آغاز ہوا جس نے متعدد منزلوں اور مرحلوں سے گذرتے ہوئے ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کی صورت میں اپنی تعبیر پائی۔

(مرتب: یوسف سہیل شوق۔ ربوہ)

گورنمنٹ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کا شاندار نتیجہ

ایک طالبعلم قائد اعظم ایوارڈ کا مستحق قرار پایا۔ اوسط شرح ۷۷٪ رہی

گورنمنٹ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کا امسال میٹرک کا نتیجہ ۷۷٪ رہا۔ فالحمد للہ علی ذلک۔ ایک طالبعلم حافظ فضل الرحمن بشیر نے تحصیل میں دوسری اور ضلع جھنگ میں تیسری پوزیشن حاصل کی ہے اور وظیفہ ذہانت کے علاوہ انہیں قائد اعظم ایوارڈ کا بھی مستحق قرار دیا گیا ہے۔ اعلیٰ نمبر حاصل کرنے کی وجہ سے اس سال قریباً ۲۰ طلباء کے وظائف متوقع ہیں۔ سکول ہذا سے کل ۲۰۲ طلباء نے امتحان میں شرکت کی جس میں سے ۱۵۶ طلباء پاس ہوئے۔ نمایاں پوزیشنیں حاصل کرنے والے طلباء مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ حافظ فضل الرحمن بشیر ابن مکرم بشیر احمد صاحب شمس	۷۵۵/۸۵۰	اوّل
۲۔ ضیاء اللہ سیال ابن مکرم سمیع اللہ صاحب سیال	۷۳۲	دوئم
۳۔ صداقت احمد ابن مولوی محمد صادق صاحب سماٹری	۷۳۰	سوئم
۴۔ احمد طاہر ابن محمد احمد صاحب پانی پتی مرحوم	۷۳۰	سوئم

سکول ہذا کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک ہاتھوں سے رکھی گئی تھی فی الوقت یہ سکول سرکاری انتظام کے تحت چل رہا ہے۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اس سکول کے طلباء و اساتذہ پر اپنی رحمت و برکات نازل کرے اور اس کے طلباء کو دین اور دنیا میں اعلیٰ ترین کامیابی بخشے۔ آمین۔

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ الفضل خود خرید کر پڑھے

قرآن مجید

حضرت پیر منظور محمد صاحبؓ مصنف قاعدہ یسرنا القرآن کے ہاتھ کا لکھا ہوا فوٹو آفسٹ طباعت کے ساتھ۔

• بچے قاعدہ یسرنا القرآن پڑھنے کے بعد اس پر بڑی جلدی قرآن ختم کر لیتے ہیں۔
• کمزور نظر اصحاب بڑی آسانی سے اسے تلاوت کر سکتے ہیں

جلی قلم ——— بڑا سائز قیمت -/۳۰ روپے علاوہ محصولڈاک

شائع کردہ: قرآن پبلیکیشنز۔ ربوہ

مبلغین اور واعظین کے لئے بعض زرّین نصائح

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

۱۔ "ہماری جماعت کے واعظ تیار ہوں لیکن اگر دوسرے واعظوں اور ان میں کوئی امتیاز نہ ہو تو فضول ہے۔ یہ واعظ اس قسم کے ہونے چاہئیں جو پہلے اپنی اصلاح کریں اور اپنے چلن میں ایک پاک تبدیلی کر کے دکھائیں تاکہ ان کے نیک نمونوں کا اثر دوسروں پر پڑے۔ عملی حالت کا عمدہ ہونا یہ سب سے بہتر وعظ ہے۔ جو لوگ صرف وعظ کرتے ہیں مگر خود اس پر عمل نہیں کرتے وہ دوسروں پر کوئی اچھا اثر نہیں ڈال سکتے ..... سننے والے جب دیکھتے ہیں کہ وعظ کہنے والا خود عمل نہیں کرتا تو وہ ان باتوں کو بالکل خیالی سمجھتے ہیں۔ اس لئے سب سے اوّل جس چیز کی ضرورت واعظ کو ہے، وہ اس کی عملی حالت ہے۔"

"دوسری بات جو ان واعظوں کے لئے ضروری ہے وہ یہ ہے کہ ان کو صحیح علم اور واقفیت ہمارے عقائد اور مسائل کی ہو۔ جو کچھ ہم دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں اس کو انہوں نے پہلے خود اچھی طرح سمجھ لیا ہو اور ناقص اور ادھورا علم نہ رکھتے ہوں کہ مخالفوں کے سامنے شرمندہ ہوں۔"

"تیسری بات یہ ہے کہ ایسی قوت اور شجاعت پیدا ہو کہ حق کے طالبوں کے واسطے ان میں زبان اور دل ہو یعنی پوری دلیری اور شجاعت کے ساتھ بغیر کسی خوف و ہراس کے اظہار حق کے لئے بول سکیں اور حق گوئی کے لئے ان کے دل پر کسی دولتمند کا تموّل یا بہادر کی شجاعت یا حاکم کی حکومت کوئی اثر پیدا نہ کر سکے۔"

"یہ تین چیزیں جب حاصل ہو جائیں تب ہماری جماعت کے واعظ مفید ہو سکتے ہیں:"

"یہ شجاعت اور ہمت ایک کشش پیدا کرے گی کہ جس سے دل اس سلسلے کی طرف کھچے چلے آئیں گے مگر یہ کشش اور جذب دو چیزوں کو چاہتی ہے جن کے بغیر پیدا نہیں ہو سکتی۔ اوّل۔ پورا علم ہو۔ دوم۔ تقویٰ ہو۔ کوئی علم بدوں تقویٰ کے کام نہیں دیتا ہے اور اور تقویٰ بدوں علم کے نہیں ہو سکتا۔ سنت اللہ یہی ہے جب انسان پورا علم حاصل کرتا ہے تو اسے حیا اور شرم بھی دامن گیر ہوتی ہے۔

پس ان تینوں باتوں میں ہمارے واعظ کامل ہونے چاہئیں۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۶۹۔ ۳۷۰)

۲۔ "یاد رکھو ان وعظوں سے کچھ نہیں بنتا جب تک ساتھ دعا اور اپنا عملی نمونہ نہ ہو۔ ہر جمعہ کسی قدر مولوی سر کھپاتے ہیں مگر خاک بھی اثر نہیں ہوتا۔ کیوں؟ اس لئے کہ جو کچھ کہتے ہیں ان کا خود اس پر عمل نہیں۔ جتنے پیغمبر دنیا میں آئے ان میں سے کسی نے بھی وعظوں پر اتنا سر نہیں مارا جتنا دعا و عملی نمونہ کام نہیں دیتا تھے سو اسے میسر لانے کی کوشش کرو۔" (ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۲۱۳)

(مرسلہ محترم مولانا سید احمد علی صاحب۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

میری نانی محترمہ جنت خاتون صاحبہ مختصر علالت کے بعد ۲۵ مئی ۱۹۷۹ء کو فیصل آباد میں بعمر قریباً ۸۰ سال وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

آخری چند سالوں میں میرے بھائیوں مکرم افضل احمد صاحب اور مکرم افضال احمد صاحب (جو محترم ڈاکٹر فتح دین صاحب مرحوم آف پشاور کے پوتے ہیں) نے مرحومہ کی بہت خدمت کی اللہ تعالیٰ انہیں اس کا بہترین اجر عطا فرمائے۔ آمین۔

مرحومہ کی وفات چونکہ فیصل آباد کی ایک افغانی بستی میں ہوئی جہاں احمدی افراد بہت کم تھے۔ اس لئے جنازہ میں بہت کم احمدی دوست شامل ہوئے۔ احباب کرام سے مرحومہ کی نماز جنازہ ادا کرنے کی درخواست ہے۔

(راحیلہ تسکین اہلیہ ہدایت احمد صاحب خوشنویس
۱۲/۱۹ دارالرحمت وسطی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اعلان

برائے

موصیان کرام جو بعد تشخیص جائیداد اقساط ادا کر رہے ہیں

جو موصیانِ کرام بعد تشخیص جائیداد حصہ جائیداد کی اقساط ادا کر رہے ہیں انہیں مطلع کیا جاتا ہے کہ مجلس کارپرداز کی سفارش پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کے لئے حسبِ ذیل طریق ادائیگی منظور فرمایا ہے۔

امراء کرام و صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ سے بھی التماس ہے کہ یہ اطلاع تمام موصیان و موصیات تک پہنچا دیں۔

۱۔ ایسے موصی احباب جو ۵/۷۹ ۔۱ تک اپنے ذمہ واجب الادا حصہ جائیداد کا پچاس فیصد ادا کر چکے ہوں ان کے لئے سابقہ رعایت قائم رکھی جائے اس شرط کے ساتھ کہ وہ اپنی مدتِ مقررہ میں باقاعدہ ادائیگی کرتے ہوئے کُل واجب الادا حصہ جائیداد ادا کر دیں۔

۲۔ جن موصیان نے تشخیص جائیداد کے بعد ۵/۷۹ ۔۱ تک واجب الادا رقم کے پچاس فیصد سے کم ادائیگی کی ہے تو وہ بھی اگر ۸/۷۹ ۔۳۱ (۳۱ اگست ۱۹۷۹ء) تک کل واجب الادا رقم کا پچاس فیصد ادا کر موجودہ مالی سالِ رواں کی چار اقساط ادا کر دیں تو ان کے لئے بھی یہ سہولت برقرار رکھی جائے گی بشرطیکہ وہ بقیہ اقساط آئندہ چار سال دو ماہ کے اندر ادا کر دیں۔

۳۔ مذکورہ بالا دونوں صورتوں میں حصہ جائیداد کی ادائیگی کی کُل مدت تشخیص کی تاریخ منظوری سے ۸ سال ۴ ماہ سے کسی صورت میں بھی تجاوز نہیں کرے گی۔

۴۔ جو موصی حضرات مذکورہ بالا شرائط کو ۳۱ اگست ۱۹۷۹ء تک پورا نہ کریں تو موجودہ مالی سال کے آخر یعنی ۴/۱۹۸۰ ۔۳۰ کے بعد ان کی جائیداد کی سابقہ تشخیص ختم سمجھی جائے گی۔ واجب الادا حصہ جائیداد میں سے جس قدر رقم وہ ۴/۱۹۸۰ ۔۳۰ تک ادا کر چکے ہوں گے اسی نسبت سے ان کی جائیداد کا حصہ وصیت ادا شدہ سمجھا جائے گا۔

باقی ماندہ جائیداد کے حصہ وصیت کی ادائیگی کے لئے انہیں درخواست دے کر نئے سرے سے ایک سال کی مدت میں ادائیگی والے موجودہ قاعدہ کے تحت جائیداد کی تشخیص کروا کے ادائیگی کرنا ہوگی۔

(صدر مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

ایک دردناک حادثہ اور درخواست دعائے نعم البدل

خاکسار کے برادرِ اصغر عزیزم شیخ بشارت احمد صاحب ساکن احمد نگر کارکن دفتر مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ کی چھوٹی بچی عزیزہ ناصرہ ("شاہدہ نگہت") بعمر دس ماہ بس کے حادثہ میں جبکہ وہ مورخہ ۲۹/۶/۷۹ بروز جمعہ مع اہلیہ اور تین خورد سال بچیوں کے سفر سے واپس آ رہے تھے موقع پر ہی وفات پا گئی، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

یہ حادثہ لاہور سرگودہا روڈ پر چنیوٹ سے کوئی دو تین میل پیچھے پیش آیا جبکہ ڈولیسوں کی بے تحاشا دوڑ میں ان کی بس سڑک پر اُلٹ گئی اور بچی میرے بھائی کے ہاتھ سے گر کر موقع پر ہی جاں بحق ہو گئی۔ باقی سواریوں کو بھی بہت سے زخم اور چوٹیں آئیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ارحم الراحمین مرحومہ بچی کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ پسماندگان کو صبرِ جمیل اور نعم البدل سے نوازے اور سب مجروحین و مضروبین کو اپنے فضل سے کامل و عاجل شفا عطا کرے اور اُن کو ہر نقصان سے محفوظ رکھے۔ آمین

(خاکسار بشیر احمد قادیانی عفی عنہ ربوہ)

اداریہ (بقیہ صفحہ ۲)

ایک موہوم سکون کی خاطر معاشرہ میں فساد کے بیج بو رہے ہوتے ہیں۔ ایسا معاشرہ جس میں جھوٹ کی اِس درجہ گرم بازاری ہو افرادِ معاشرہ کے محض مسلمان کہلانے سے اسلامی معاشرہ نہیں کہلا سکتا اور جب تک لوگوں کی زندگیوں میں سے جھوٹ کو بیخ و بُن سے اُکھاڑ نہیں دیا جاتا اور سچ ان کے رگ و ریشہ میں سرایت نہیں کر جاتا اُس وقت تک وہ فساد زدہ معاشرہ اسلامی معاشرہ میں تبدیل نہیں ہو سکتا۔ سب سے بڑا سچ یہی ہے کہ جھوٹ ایک لعنت ہے جو لوگوں کی ذہنیت اور معاشرہ کو مسموم کر کے رکھ دیتا ہے اور یہ سب سے بڑا جھوٹ ہے کہ جھوٹ بولنے سے سکون درہم برہم ہونے کی نوبت نہیں آتی اور یہ کہ سچ بولنے کے نتیجہ میں رونما ہونے والے نت نئے جھگڑے نپٹاتے نپٹاتے زندگی کا لطف غارت ہو جاتا ہے۔ جب تک اِس سب سے بڑے سچ کو جو ایک ابدی صداقت کا آئینہ دار ہے دل سے تسلیم نہیں کیا جائے گا اور اِس سب سے بڑے جھوٹ سے جو سرچشمۂ فساد کی حیثیت رکھتا ہے چھٹکارا حاصل نہیں کیا جائے گا اُس وقت تک ایمان ثریا سے واپس آ کر دلوں میں دوبارہ داخل نہیں ہوگا؟

عشرہ وصولی چندہ وقفِ جدید ۔۔۔ یکم تا ۱۰ جولائی

وقفِ جدید کا مقصد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"ہماری جماعت میں جتنی تحریکیں بھی کی جاتی ہیں ان سب کا مقصد اللہ تعالیٰ کی معرفت کا حصول اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو دُنیا میں قائم کرنا ہے۔ انہی تحریکوں میں سے ایک وقفِ جدید بھی ہے۔"

امراء صاحبان اور صدر صاحبان سے گذارش ہے کہ احبابِ جماعت کو اِس اعلیٰ مقصد کی خاطر بیش از بیش مالی قربانی پر آمادہ کرنے کے لئے حسبِ اعلان ۱۰ جولائی تک عشرہ وقفِ جدید منائیں۔ اِس دَوران کوشش کی جائے کہ کیا بلحاظ تعداد چندہ دہندگان اور کیا بلحاظ مقدار چندہ آپ کی جماعت پہلے سے بہت بڑھ کر قربانی کا مظاہرہ کرے۔

اِس عشرہ کی رپورٹ بھجواتے وقت ان مخلصین کا خاص طور پر ذکر فرمائیں جو اِس کارِ خیر میں نمایاں خدمات سرانجام دیں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظم مال وقفِ جدید ربوہ)

درخواستِ دُعا

۱۔ مکرم میجر خواجہ منیر احمد صاحب شہید کی والدہ محترمہ ان دنوں شدید طور پر بیمار ہیں۔ بزرگانِ سلسلہ اور دیگر احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ موصوفہ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

(خواجہ خورشید احمد سیالکوٹی۔ واقفِ زندگی)

۲۔ خاکسار کی اہلیہ چند روز سے شدید طور پر بیمار ہے بعض اوقات بے ہوش بھی ہو جاتی ہے علاج جاری ہے کچھ افاقہ بھی ہوا ہے کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ احبابِ جماعت سے التماس ہے کہ دردِ دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے جلد شفائے کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

(جاوید احمد جاوید متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

زرعی و سکنی جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے آپ کا اپنا ادارہ
بلال اسٹیٹس (رجسٹرڈ) پراپرٹی ڈیلرز بالمقابل ایوانِ محمود ربوہ
فون دفتر ۵۰۸
فون گھر ۲۰۵

٭ سمن برگ ٭ سمن زار و رحمان آباد

ہاؤسنگ سکیموں کی شاندار کامیابی کے بعد اٹلس انٹرنیشنل کی جانب

سے جدید دور کی عمدہ سہولیات سے آراستہ ایک اور

عظیم الشّان رہائشی منصوبہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایل ڈی اے سے منظور شدہ

الحمرا ٹاؤن

محلِّ وقوع

یونیورسٹی نیو کیمپس سے صرف ۲½ میل کے فاصلے پر۔

پلاننگ

جدید ترین تیکنیک سے آراستہ و مغربی طرزِ رہائش کے معیار کے مطابق

بینک

مُسلم کمرشل بنک۔ وحدت روڈ۔ لاہور،

نقشہ، ملحقہ آبادی

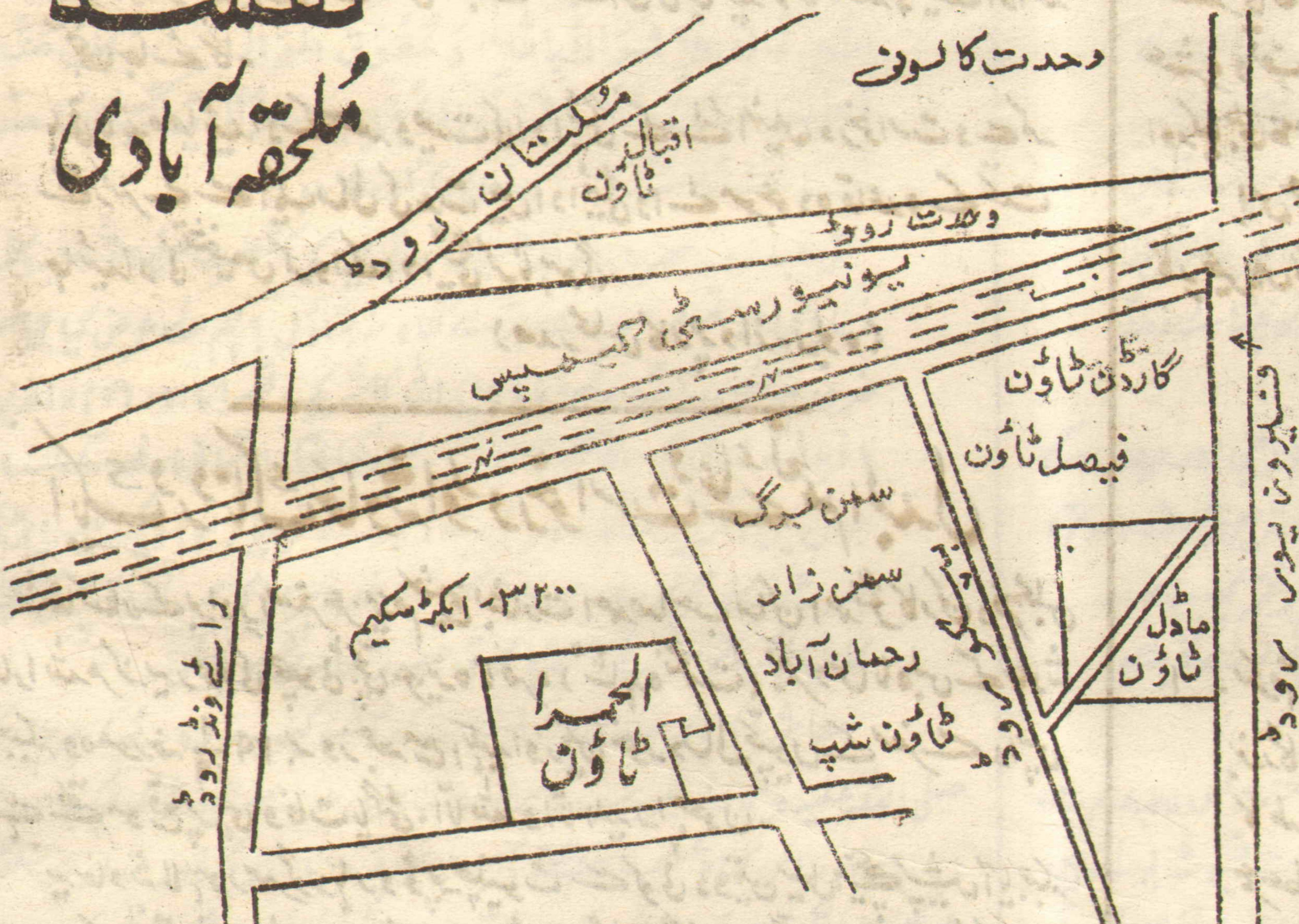

خصوصیّات

- جدید ٹرانسپورٹ کا انتظام
- تعلیمی و طبّی سہولت کے لئے سکول و ہسپتال
- سرسبز و شاداب علاقہ
- تفریح کے لئے پارک
- وسیع و عریض شاپنگ مرکز
- بجلی، پانی و سیوریج کا جدید ترین انتظام
- مسجد ○ مہذّب ماحول ○ کشادہ سڑکیں

بیرون ممالک میں مقیم پاکستانیوں کے لئے مخصوص پلاٹ

پراسپکٹس دفتر سے مُفت حاصل کیجئے۔ دفتر بروز جُمعہ بھی کھلا رہے گا۔

اوقاتِ رابطہ: صبح ۸ بجے تا ایک بجے دوپہر ــــ ۳ بجے دوپہر تا ۸ بجے رات ــــ فون نمبر ۸۵۳۱۰۲

ڈویلپمنٹ کا آغاز کر دیا گیا ہے

اٹلس انٹرنیشنل

فیض روڈ۔ مسلم ٹاؤن۔ لاہور